تفویض طلاق کا بیان

مفتی محمد رفیق الحسنی

تفویض طلاق کا مسئلہ نکاح نامہ کے کالم ۱۸، ۱۹ کی وجہ سے آج کل زیادہ زیرِ بحث ہے۔ اس مسئلہ پر متعدد علماء کرام کی آراء و فتاویٰ آچکے ہیں، مفتی محمد رفیق الحسنی صاحب نے ان آراء و فتاویٰ کا علمی و تحقیقی جائزہ لے کر ایک خوبصورت مضمون مرتب کیا ہے جو پیش خدمت ہے۔ (مجلس ادارت)

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا ۝ وَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ (احزاب ۳۳/ ۲۸، ۲۹)

ترجمہ: اے نبی اپنی ازواج سے فرما دو اگر تم دنیا کی زندگی اور دنیا کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور تمہیں اچھی طرح چھوڑ دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آخرت کا گھر چاہتی ہو پس بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے احسان کرنے والیوں کے لئے اجر عظیم تیار کیا ہے۔

صحیح مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اے عائشہ! میں تجھ پر ایک بات پیش کرتا ہوں اس میں جلدی نہ کرنا اور جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کر لینا جواب نہ دینا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا بات ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ احزاب کی مذکورہ آیات کی تلاوت فرمائی تو سیدۃ عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کے بارے میں والدین سے مشورہ کروں مجھے مشورہ کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرتی ہوں۔ یا رسول اللہ میں چاہتی ہوں دیگر ازواج مطہرات کو آپ میرے جواب کی خبر نہ دیں آپ نے ارشاد فرمایا جو مجھ سے پوچھے گی کہ عائشہ نے کیا جواب دیا ہے میں اُسے ضرور خبر دوں گا اللہ تعالیٰ نے مجھے مشقت میں ڈالنے والا اور مشقت میں پڑنے والا بنا کر نہیں بھیجا اس نے مجھے معلم اور آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔

صحیح بخاری میں سیدہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں

خلافِ اولیٰ وہ کام ہے کہ جس کے کرنے میں قباحت کا ذکر ہو (اصول فقہ)

اختیار دیا ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کیا اور اس کو طلاق شمار نہیں کیا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بیوی کو طلاق کا اختیار دینا قرآنِ مجید سے ثابت اور جائز ہے اور اگر بیوی طلاق اختیار کر لے تو طلاق بائن واقع ہو جائے گی۔

تفویض طلاق کے مسائل اور احکام:

شوہر کا اپنی بیوی کو طلاق دینے کا اختیار دینا یا کسی دوسرے آدمی کے ذریعہ طلاق دلوانے اور کسی دوسرے کو اپنی بیوی کی طلاق کا حق دینے کے تین طریقے ہوتے ہیں تفویض اور توکیل اور ترسیل ان تینوں میں فرق ہوتا ہے اور ان کے احکام مختلف ہوتے ہیں۔ تفویض تملیک کے معنی میں ہے تفویض سے شوہر دوسرے آدمی کو طلاق کا مالک بنا دیتا ہے اور مالک کی تعریف یہ ہے کہ وہ اپنے ملک میں حسب خواہش تصرف کر سکتا ہے اس لئے جس آدمی کو طلاق تفویض کی گئی ہے وہ مالکانہ حقوق کے ساتھ طلاق کے تصرفات کا حق دار ہو جاتا ہے۔

- اور توکیل میں مؤکل وکیل کو اپنی بیوی کی طلاق کا مالک تو نہیں بناتا لیکن طلاق میں تصرف کا حق سپرد کر دیتا ہے اور وکیل صرف طلاق میں بقدر وکالت تصرف کا مالک ہو جاتا ہے اصل طلاق کا مالک نہیں ہوتا اور
- ترسیل میں شوہر کی جانب سے پیغام رساں اور رسول نہ طلاق کا مالک ہوتا ہے اور نہ طلاق میں تصرف کا مالک ہوتا ہے بلکہ شوہر کی جانب سے دی گئی طلاق کی خبر پہنچاتا ہے۔ تفصیل انشاء اللہ آئندہ ذکر کی جائے گی۔ پاکستان میں چونکہ نکاح ناموں کے کالم نمبر ۱۸ میں تفویض طلاق کا ذکر ہے اس لئے ہم تفویض کے مسائل پہلے ذکر کرتے ہیں۔
- شریعت مطہرہ میں نکاح منعقد ہو جانے کے بعد شوہر اپنی منکوحہ کو آزاد کرنے کے حوالہ سے تین مرتبہ طلاق دینے کا اس طرح مالک ہو جاتا ہے جس طرح کوئی شخص خریدی گئی چیز کا مالک ہو جاتا ہے لہٰذا جس طرح مال کا مالک اپنے مال کا دوسرے آدمی کو مالک بنا سکتا ہے اسی طرح شوہر بھی طلاق کا کسی دوسرے آدمی کو مالک بنا سکتا ہے اور شوہر کا کسی کو اپنی بیوی کی طلاق کے مالک بنانے کا نام تفویض طلاق ہے۔ لیکن طلاق کی تملیک اور دوسری تملیکات میں متعدد وجوہ سے فرق ہے اوّل طلاق کی تملیک میں دوسرے آدمی کا قبول کرنا شرط نہیں ہوتا دوسرا آدمی قبول کرے یا نہ کرے مالک

ہو جاتا ہے۔ بخلاف بیع وشرأ کے وہاں تملیک کیلئے مشتری کا قبول کرنا شرط ہوتا ہے۔ دوم مال کی تملیک میں مال مالک کے ملک سے نکل جاتا ہے دوبارہ اصل مالک اس مال میں تصرف کرنے کا مجاز نہیں رہتا لیکن طلاق کی تملیک میں شوہر بھی طلاق کا حسب سابق مالک رہتا ہے دوسرے آدمی کو اپنی بیوی کی طلاق کا مالک بنا دینے سے شوہر کے ملک سے طلاق کا ملک خارج نہیں ہوتا اور شوہر تفویض کے بعد بھی طلاق دینے کے حق سے محروم نہیں ہوتا۔ سوم مال کی تملیک اگر بلا معاوضہ ہو یعنی ہبہ اور گفٹ ہو تو مالک رجوع کر کے مال واپس لے سکتا ہے لیکن طلاق کی تملیک اور تفویض میں شوہر رجوع نہیں کرسکتا جس آدمی کو شوہر نے طلاق کا مالک بنا دیا وہ مالک ہو گیا اب اگر شوہر نادم ہو کر کہتا ہے میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں یا طلاق کا حق واپس لیتا ہوں وہ ایسا نہیں کرسکتا۔

● زمانہ قدیم کے عربی عرف میں بیوی کو طلاق تفویض اور تملیک کرنے کے لئے عموماً تین لفظ استعمال ہوتے تھے طلقی اور اختیاری اور امرک بیدک مثلاً شوہر نے بیوی کو اگر طلاق تفویض کرنا ہوتی تو شوہر کہتا تھا طلقی نفسک یعنی تو اپنے نفس کو مالکانہ حقوق کے ساتھ طلاق دیدے یا شوہر کہتا تھا اختاری یعنی تو طلاق لینے میں مختار ہے یا شوہر کہتا تھا امرک بیدک یعنی تیرا امر تیرے ہاتھ ہے ان تینوں الفاظ سے شوہر اپنی بیوی کو طلاق تفویض کرتا تھا اور بیوی کو طلاق کا مالک بنا دیتا تھا لیکن ان تینوں الفاظ کے ساتھ تفویض طلاق کے احکام مختلف ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ اختاری اور امرک بیدک میں بیوی کو طلاق بائن کا مالک بنایا جاتا ہے جب بیوی اخترت نفسی یا طلقت نفسی وغیرھا الفاظ کہے گی تو بیوی طلاق بائن سے آزاد ہو جائے گی لیکن طلقی نفسک میں بیوی کو طلاق رجعی کا مالک بنایا جاتا ہے اس لئے بیوی طلاق رجعی کی مالک ہو گی۔ اور طلاق واقع کرنے سے طلاق رجعی واقع ہو گی اس فرق کی وجہ ظاہر ہے کہ اختاری اور امرک بیدک کنایات تفویض سے ہیں اور کنایات سے طلاق بائن کا اختیار دیا جاتا ہے اور طلقی نفسک میں صریح طلاق کی تفویض ہے اس میں طلاق رجعی تفویض کی گئی ہے۔ دوم یہ کہ اختاری اور امرک بیدک میں تفویض تب ہو گی جب شوہر طلاق کے تفویض کی نیت کرے گا اور اگر شوہر حالت رضا میں اور خوشی میں یہ الفاظ کہتا ہے اور حلف کے ساتھ تفویض کی نیت سے انکار کرتا ہے تو اس کی قسم کا اعتبار ہو گا بیوی کو طلاق کا اختیار نہیں ہو گا مگر شوہر غصہ یا مذاکرہ اور مطالبہ طلاق کی حالت میں اگر یہی الفاظ کہے گا تو شوہر کا طلاق تفویض کرنے کی نیت کا انکار معتبر نہیں ہو گا۔ اور طلقی

نفسک میں طلاق کی تفویض کیلئے نیت کرنا شرط نہیں ہے کیونکہ یہ صریح تفویض ہے اور صریح خود نیت کے قائم مقام ہوتا ہے لہذا طلقی میں شوہر کا کہنا کہ میری نیت تفویض طلاق کی نہیں تھی معتبر نہیں ہوگا۔ یہاں طلقی میں حالت رضا اور غصہ اور مذاکرہ اور مطالبہ طلاق کی حالت سب برابر ہوں گی۔

● پھر تفویض کی دو قسمیں ہیں تفویض مطلق اور تفویض معلق یعنی تفویض غیر مشروط اور تفویض مشروط پھر ان میں سے ہر ایک کے دو دو قسم ہیں۔ (۱) تفویض غیر مشروط موقت (۲) اور تفویض غیر مشروط غیر مؤقت (۳) اور تفویض مشروط مؤقت (۴) اور تفویض مشروط غیر مؤقت پھر تفویض مؤقت مشروط ہو یا غیر مشروط ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں۔ (۵) مؤقت بالوقت المحدود (۶) اور مؤقت بالوقت الغیر المحدود۔ پہلی قسم تفویض غیر مشروط سے مراد یہ ہے کہ تفویض کے الفاظ میں شرط کا ذکر نہ ہو اور دوسری قسم تفویض مشروط سے مراد یہ ہے کہ اس میں شرط کا ذکر ہو۔ پہلی کی مثال طلقی نفسک اور دوسری کی مثال اذا جاء زید طلقی نفسک یہ دونوں مشروط اور غیر مشروط تفویض غیر مؤقت ہیں یعنی ان میں وقت کا ذکر نہیں اور تفویض غیر مشروط مؤقت اور تفویض مشروط مؤقت سے مراد وہ تفویض ہے جن میں وقت کا ذکر ہو مثلاً طلقی نفسک الی ثلثة ایام اور اذا جاء زید فطلقی نفسک الی ثلثه ایام پہلی مثال غیر مشروط مؤقت کی ہے کیونکہ اس کا ترجمہ ہے تو تین دن تک اپنے نفس کو طلاق دے دے اور دوسری مثال مشروط مؤقت کی ہے کیونکہ اس میں وقت کے ذکر کے ساتھ زید کے آنے کی شرط کا ذکر بھی ہے۔ لیکن یہ دونوں مثالیں مؤقت بالوقت المحدود کی ہیں اور تفویض مشروط یا غیر مشروط بالوقت الغیر المحدود کی مثال طلقی نفسک اذا ما شئت ترجمہ جب تو چاہے طلاق دے دے اور اذا جاء زید طلقی نفسک اذا ما شئت ترجمہ: جب زید آ جائے تو جب چاہے طلاق لے لے پہلی مثال میں شرط کا ذکر نہیں اور دوسری میں شرط کا ذکر ہے لیکن دونوں میں زمانہ کی تحدید اور تعیین نہیں ہے بلکہ دائمی اور کل وقت مراد ہے۔

● تفویض مشروط مؤقت اور غیر مشروط مؤقت میں زمانہ کا ذکر ہوتا ہے اور زمانہ اور وقت کے ذکر کے مختلف استعمالات کی وجہ سے احکام بھی مختلف ہوتے ہیں۔ جیسے عنقریب ذکر ہوگا لیکن مکمل بحث کتب فقہ کے باب اضافة الطلاق میں ہے۔

● طلاق کی تفویض کے الفاظ میں اگر زمانہ کا ذکر نہ ہو اور تفویض غیر مشروط ہو تو بیوی کو تفویض کا علم ہو جانے کی پہلی مجلس میں اپنے نفس پر طلاق واقع کرنے کا اختیار ہوگا مجلس کے ختم

ہونے کے بعد بیوی کو طلاق لینے کا اختیار نہیں رہے گا مثلاً شوہر نے کہا **طلقی نفسک** (تو اپنے نفس کو طلاق دے دے) یا **اختاری** (تجھے طلاق لینے کا اختیار ہے) یا **امرک بیدک** (تیرا امر تیرے اختیار میں ہے) ان تینوں صورتوں میں بیوی کو تفویض کا علم جس مجلس میں ہوگا کہ مجھے طلاق تفویض کی گئی ہے اسی مجلس تک اس کو طلاق حاصل کرنے کا اختیار ہوگا اگر مجلس نکاح اور مجلس علم دونوں ایک ہی ہیں تو مجلس نکاح کے ختم ہونے پر اختیار ختم ہو جائے گا۔

- اگر تفویض مشروط ہو جب شرط پائے جائے گی وجود شرط کی پہلی مجلس علم میں بیوی کو طلاق لینے کا اختیار ہوگا مثلاً شوہر نے بیوی سے کہا **اذا جاء زید طلقی نفسک** جب زید آجائے تو اپنے اوپر طلاق واقع کرلو۔ جس دن زید آگیا اور بیوی کو پہلے تفویض مشروط کا علم تھا تو زید کے آنے کی پہلی مجلس میں بیوی طلاق لے سکتی ہے اگر اس مجلس علم میں طلاق نہیں لی تو بعد میں اُسے طلاق لینے کا حق نہیں ہوگا۔

- مشروط یا مطلق تفویض جس میں زمانے کا ذکر نہ ہو میں فنخ کی پہلی مجلس تک اختیار کے محدود ہونے سے عام آدمی یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ آخر ایسا کیوں ہے اس کا جواب یہ ہے کہ علم کی پہلی مجلس تک اختیار کے محدود ہونے پر اور مجلس کے بدلنے سے اختیار ختم ہونے پر فقہاء کا اجماع بھی ہے اور عقلی دلائل بھی مذکور ہیں جس کے لئے فقہ کی کتب دیکھی جاسکتی ہیں۔

فائدہ: مجلس نہ بدلنے کا مفہوم یہ ہے کہ مخیّرۃ (اختیار دی گئی) اس تفویض کی مجلس میں ایسا کام نہ کرے جو طلاق لینے کے انکار پر دلالت کرتا ہو۔ اگر ایسا عمل کرے گی تو مجلس بدل گئی اور اس کے ہاتھ سے طلاق کا اختیار نکل گیا مثلاً مجلس میں مخیّرۃ بیٹھی تھی اور اختیار کا علم ہو جانے کے بعد کھڑی ہوگئی تو مجلس بدل گئی اختیار ختم ہوگیا۔

- ہمارے زمانہ کے نکاح خواں بے چاروں کی اکثریت جاہل ہوتی ہے یا پھر تفویض طلاق کے مسائل کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ نکاح فارم کے کالم نمبر ۱۸ کے جواب میں "ہاں دیا" کی عبارت لکھ دیتے ہیں حالانکہ اس عبارت سے بیچاری بیوی کو یا تو طلاق کا حق ہی نہیں ملتا یا پھر وہ حق صرف مجلس نکاح تک ہوتا ہے کیونکہ بالفرض تفویض کی عبارت نکاح کے لئے ایجاب وقبول سے پہلے لکھ دی گئی اور شوہر نے ایجاب وقبول کے بعد اس کا اعادہ نہیں کیا تو بیوی کو طلاق کا حق نہیں ملا اور اگر نکاح کی مجلس میں ایجاب وقبول کے بعد تفویض کی عبارت لکھی گئی اور شوہر نے وہ عبارت خود لکھی یا

پڑھی اور بیوی کو اسی مجلس میں تفویض کا علم بھی ہو گیا تو بیوی کو صرف اسی مجلس نکاح میں طلاق لینے کا اختیار ہوگا بعد میں ختم ہو جائے گا اور اگر بعد میں علم ہوا تو علم کی پہلی مجلس میں اختیار ہوگا بعد میں ختم ہو جائے گا۔

- تفصیل یہ ہے کہ نکاح فارم کے کالم نمبر ۱۸ کی عبارت دو لائنوں میں ہے۔

پہلی لائن: آیا شوہر نے طلاق کا حق بیوی کو تفویض کر دیا ہے..................

دوسری لائن: اگر کر دیا ہے تو کونسی شرائط کے تحت..................

- عام طور پر اکثر مولوی ایجاب و قبول کرانے سے پہلے پہلی لائن کے جواب میں لکھ دیتے ہیں ہاں کر دیا ہے۔ اور دوسری لائن کے جواب میں لکھ دیتے ہیں بغیر کسی شرط کے حالانکہ مسئلہ یہ ہے کہ نکاح کے انعقاد سے پہلے تفویض طلاق لغو ہوتی ہے الا یہ کہ تفویض طلاق نکاح یا ملک نکاح کی شرط کے ساتھ معلق ہو چونکہ نکاح ایجاب و قبول سے ہی منعقد ہوتا ہے نکاح فارم فل کرنے سے اور دستخط کرا لینے سے نکاح منعقد نہیں ہوتا کیونکہ نکاح فارم تو معلوماتی فارم ہیں ان میں ایجاب و قبول کا ذکر نہیں ہے اس لئے نکاح فارموں پر دستخط کرا لینے سے نکاح منعقد نہیں ہوتا اور اگر بالفرض نکاح فارموں میں ایجاب و قبول کے الفاظ بھی تحریر ہوتے تب بھی دستخطوں سے نکاح نہ ہوتا۔ کیونکہ ہم شرائط نکاح میں ذکر کر چکے ہیں کہ نکاح کے لئے ایجاب و قبول کے الفاظ کا تلفظ شرط ہوتا ہے۔ عاقدین کی طرف سے ایجاب و قبول کی صرف کتابت سے یا دستخطوں سے نکاح منعقد نہیں ہوتا لہٰذا صرف فارموں پر دستخط کرنے سے نکاح منعقد نہیں ہوگا لہٰذا ایجاب اور قبول سے پہلے جب نکاح ہی نہیں ہے تو کسی دوسرے کو تفویض طلاق اور فسخ نکاح کا اختیار دینا لغو ہے۔

- اور اگر ایجاب و قبول کے بعد تفویض طلاق کے کالم فل کئے گئے مگر شوہر کو علم ہی نہیں کہ مولوی صاحب نے کیا لکھا ہے یا علم کے باوجود اس نے تفویض کے الفاظ نہ دہرائے اور نہ ہی تفویض کے تحریر شدہ الفاظ پر دستخط کئے تو بھی تفویض لغو ہے کیونکہ طلاق کی تفویض اور تملیک شوہر کی جانب سے ہوتی ہے اور جب شوہر کو اس کا علم ہی نہیں ہے تو تفویض کیسے ہوگی اور اگر اس کو علم تو ہو گیا تھا کہ تفویض کی عبارت کالم نمبر ۱۸ کے جواب میں لکھ دی گئی ہے لیکن اس نے اس پر دستخط نہیں کئے اور تفویض کے الفاظ بھی نہیں ادا کئے تو تفویض کیسے ہوگی؟

- اور اگر بالفرض کالم نمبر ۱۸ کی سوالیہ عبارت پڑھی گئی اور "شوہر نے ہاں کر دیا ہے" کے لفظ

امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں : فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے

بول دیئے یا تحریر شدہ لفظوں پر دستخط کر دیئے تو تفویض صحیح ہے کیونکہ طلاق اور تفویض طلاق کے لئے تلفظ شرط نہیں ہوتا، کتابت سے بھی طلاق اور تفویض طلاق نافذ ہو جاتی ہے تلفظ صرف نکاح کے انعقاد کے لئے شرط ہے لیکن ان الفاظ سے بیوی کو صرف ایک طلاق رجعی کا حق حاصل ہوگا اور وہ بھی الفاظ کے تلفظ یا دستخطوں کے بعد اسی وقت اختیار ختم ہو جائے گا جس وقت بیوی کی مجلس بدل گئی کیونکہ تفویض غیر موقت میں اختیار علم کی پہلی مجلس تک ہوتا ہے۔ فرض کریں مجلس نکاح تک عورت کی مجلس نہیں بدلی تو مجلس نکاح تک اختیار رہا جب بے چاری شوہر کے گھر کے لئے روانہ ہوئی وہ اختیار ختم ہو گیا۔ بے چاری بیوی جو تحفظات چاہتی تھی وہ تحفظ کہاں؟ کیونکہ دلہن اور اس کے ولی تفویض طلاق کا مطالبہ اس لئے کر رہے تھے کہ جب حالات اس نہج کو پہنچ جائیں گے کہ بیوی کے لئے آزاد ہونا ضروری ہوگا اس وقت بیوی آزاد ہو سکے لیکن مذکورۃ صورت میں یہ نہیں ہو سکے گا۔ لہٰذا تفویض طلاق کا صحیح اور مفید طریقہ یہ ہے کہ نکاح خواں حضرات پہلے کالم کے جواب میں شوہر سے درج ذیل الفاظ ایجاب وقبول کے بعد لکھوائیں یا کہلوائیں "میں نے اپنی بیوی کو ہمیشہ کے لئے طلاق بائن کا حق تفویض کر دیا ہے میری بیوی جب چاہے طلاق بائن حاصل کر کے آزاد ہو جائے۔" اور اگر تفویض مشروط ہو تو شرط کے ذکر کے بعد مذکورہ الفاظ لکھیں مثلاً اگر میں نے بیوی کو نفقہ نہ دیا تو میری بیوی کو ہمیشہ طلاق بائن الخ۔

اب مذکورہ الفاظ کی صورت میں بیوی کو یہ حق حاصل ہوگا کہ جب حالات خراب ہوں گے وہ طلاق بائن غیر مغلظ لے کر آزاد ہو جائے۔

تنبیہ: شوہر کو چاہئے کہ بیوی کو تین طلاق کا حق تفویض نہ کرے اور بیوی کے لئے بھی مناسب ہے کہ وہ تین طلاق کا حق نہ مانگے کیونکہ تین طلاق کے واقع کرنے سے بیوی کو طلاق بائن مغلظ ہو جائے گی اور مصالحت کا امکان باقی نہیں رہے گا اور طلاق بائن غیر مغلظ میں تجدید نکاح سے مصالحت کا امکان باقی رہتا ہے اور تین طلاقوں کے بعد مصالحت کا امکان بغیر تحلیل شرعی کے نہیں رہتا۔ یاد رکھیں ایجاب وقبول کے بولنے اور تلفظ کے بغیر ان لوگوں کا نکاح منعقد نہیں ہوتا جو گونگے نہیں ہیں یعنی صرف ایجاب اور قبول کی کتابت یا دستخطوں سے بھی نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ لہٰذا مروجہ نکاح فارموں کے کالم فل کر کے صرف دستخطوں سے شرعاً نکاح منعقد نہیں ہوگا۔ ایجاب وقبول کے الفاظ کا تلفظ نکاح کے انعقاد کے لئے ضروری ہے اور تفویض

طلاق انعقاد نکاح کے بعد ہو سکتی ہے باقی رہا نکاح بالخط کا مسئلہ تو ہم اس کا طریقہ پہلے ذکر چکے ہیں۔ خط کے ذریعہ نکاح اس قبیل سے نہیں ہے، وہاں ملاحظہ فرمائیں۔ اس مسئلہ کی باریکی کو واضح کرنے کے لئے درمختار اور بحرالرائق میں مذکور دو فرضی مسائل کا ذکر ضروری ہے تاکہ آپ کے لئے درج بالا تفصیل واضح ہو جائے۔

- پہلا مسئلہ یہ ہے کہ زوج نے ہونے والی بیوی سے نکاح سے پہلے کہا میں تجھ سے نکاح کرتا ہوں اس شرط پر کہ تجھے اپنے نفس کو طلاق بائن دینے کا اختیار ہوگا جب چاہے طلاق حاصل کر لینا۔ بیوی نے کہا مجھے قبول ہے تو بیوی کو اپنی ذات کو طلاق دیکر آزاد کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔
- دوسرا مسئلہ یہ کہ عورت نے یہی الفاظ کہے مثلاً عورت نے مرد سے کہا میں نے تجھ سے نکاح کیا اس شرط پر کہ مجھے طلاق بائن دینے کا اختیار ہوگا جب چاہوں طلاق دے سکوں۔ شوہر نے کہا مجھے قبول ہے تو عورت کو اپنی ذات کو طلاق بائن دینے کا حق حاصل ہو جائے گا۔ دونوں مسائل میں عبارتیں ایک جیسی ہیں۔ لیکن پہلی عبارت میں شوہر کی جانب سے ایجاب ہے اور دوسری عبارت میں بیوی کی جانب سے ایجاب ہے۔

وجہ فرق یہ ہے کہ پہلے مسئلہ میں شوہر کی طرف سے ایجاب کے ساتھ تفویض طلاق کا بھی ذکر ہے جبکہ ابھی تک نکاح منعقد نہیں ہوا کیونکہ نکاح کا دوسرا رکن قبول ابھی تک نہیں پایا گیا۔ لہٰذا شوہر کی جانب سے انعقاد نکاح سے پہلے تفویض طلاق کا ذکر لغو ہے جب عورت نے کہا مجھے قبول ہے تو نکاح تو منعقد ہو جائے گا لیکن تفویض طلاق نہیں ہوگی۔ اگرچہ عورت کے جواب میں تفویض کے الفاظ کا اعادہ قبول کے بعد ہوگا کیونکہ جو عبارت سوال میں ہوتی ہے جواب میں اس کا اعادہ ہوتا ہے لیکن بیوی کی طرف سے تفویض کے الفاظ لغو ہوتے ہیں وہ تفویض کا حق نہیں رکھتی لہٰذا اس کی جانب سے تفویض کے الفاظ معتبر نہیں ہوں گے اور دوسرے مسئلہ میں ایجاب کے الفاظ عورت کی طرف سے ہیں اور ساتھ ہی تفویض کے الفاظ کا ذکر ہے جب شوہر نے کہا مجھے قبول ہے تو نکاح منعقد ہو گیا اور شوہر کے جواب میں تفویض کے الفاظ کا اعادہ بھی ہو گیا۔ اگرچہ تفویض کے الفاظ کا ذکر عورت کی جانب سے ایجاب کی عبارت میں تھا۔ کیونکہ ایجاب کے جواب میں قبول اسی عبارت پر شامل ہوتا ہے جس کا ذکر ایجاب میں ہو، گویا قبول کے بعد شوہر نے تفویض کے وہی لفظ دہرائے جو عورت نے ذکر کئے تھے تفویض کے الفاظ شوہر کی جانب سے نکاح کے انعقاد بعد ہونے کی وجہ سے معتبر ہوں گے

اور بیوی کو طلاق کا حق حاصل ہو جائے گا۔ ان دو مسئلوں سے واضح ہو گیا کہ تفویض کے الفاظ کا اعتبار اس وقت ہو گا جب ایجاب اور قبول سے نکاح منعقد ہو چکا ہو گا۔

● دوبارہ گزارش ہے ہمارے علماء فرماتے ہیں کہ اگر تفویض کے الفاظ میں وقت کا ذکر نہ ہو تو تفویض سے بیوی کو تفویض کا علم ہو جانے کی مجلس قائم رہنے تک طلاق کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ اگر مجلس علم میں عورت نے طلاق کا حق استعمال نہیں کیا مثلاً علم ہونے کے بعد عورت نے مجلس بدل لی مثلاً بیٹھی تھی اور کھڑی ہو گئی یا چلی گئی یا علم ہو جانے کی مجلس میں بیٹھنے کی حالت میں عورت نے ایسا کام یا کلام شروع کر دیا جس سے طلاق اختیار کرنے سے اعراض کا پتہ چلتا ہے تو اب عورت کو طلاق کا اختیار نہیں رہے گا۔ اگر مجلس علم اور مجلس تفویض دونوں ایک ہوں جس طرح اکثر ہوتا رہتا ہے تو صرف مجلس تفویض میں بے چاری عورت کو اختیار حاصل ہو گا اور اگر نکاح پہلے کسی مجلس میں ہو چکا ہو اور تفویض طلاق کا علم ہونے کی مجلس بعد میں ہو یا تفویض ہی کسی بعد کی مجلس میں ہو تو اسی مجلس میں موصوفہ کو اختیار رہے گا جس میں موصوفہ کو طلاق کا حق ملنے کا علم حاصل ہوا۔ انتہائے مجلس کے بعد اختیار نہیں رہے گا۔ عام طور پر اہل علم حضرات بھی تفویض غیر موقت جس میں وقت کا ذکر نہ ہو کو تفویض عمری کہ (جب چاہے عورت طلاق دے سکے) سمجھتے ہیں اور ہمارے معاصر بعض علماء کو غلط فہمی اس لئے ہوئی کہ چونکہ فریقین کے درمیان تفویض کا معاملہ اس لئے ہوتا ہے کہ عورت اپنی مرضی سے جب چاہے آزاد ہو سکے۔ شوہر اور بیوی اور ان کے اقرباء بھی یہی سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ تفویض مطلق جس میں وقت کا ذکر نہیں ہے، میں عورت کو ہمیشہ کے لئے طلاق کا حق حاصل ہو جاتا ہے اس لئے علماء نے سمجھا تفویض غیر موقت میں دائمی اختیار حاصل ہو جاتا ہے۔ حالانکہ کتب فقہ میں مذکور ہے کہ ایک تو فقہاء کا اس بات پر اجماع ہے کہ تفویض غیر موقت میں مخیّرہ کو صرف مجلس علم میں اختیار ہوتا ہے۔ دوم یہ کہ تفویض میں طلاق کی تملیک ہوتی ہے اور تملیکات میں مجلس کے اندر جواب دینا ضروری ہوتا ہے جب مجلس ختم ہو جائے یا بدل جائے اور اس کا جواب پہلی مجلس میں نہ دیا جائے تو تملیک باطل ہو جاتی ہے اور تملیک کی مجلس کے بعد جواب دینا لغو ہو جاتا ہے۔ مثلاً بائع نے کہا بِعۡتُ یعنی میں نے فلاں چیز کو فروخت کیا اگر مشتری نے اس مجلس میں جواب نہیں دیا اور مجلس چھوڑ کر چلا گیا تو بائع کا بِعۡتُ (میں نے فروخت کیا) کہنا باطل ہو گیا۔ مجلس کے بعد اگر مشتری واپس آ کر کہے میں نے خرید کر لیا تو بیع منعقد نہیں ہو گی اسی طرح تملیک طلاق بھی مجلس علم میں جواب نہ ہونے سے باطل

☆☆☆ میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابو عبید) ☆☆☆

ہو جاتی ہے۔ اور بعض علماء کو غلط فہمی یہ ہوتی ہے کہ چونکہ کسی خاص وقت کا غیر موَقت تفویض میں ذکر نہیں ہوتا اس لئے کل وقت اور دائمی وقت مراد ہے حالانکہ کل وقت اور دائمی وقت کیلئے تفویض تب ہوتی ہے جب تفویض میں صراحۃً کے ساتھ ایسے الفاظ مذکور ہوں جن کی وقت کے عموم پر دلالت ہو جیسے مَتٰی شِئْتِ وغیرہ میں ہے۔

● تفویض مطلق کے مسئلہ میں بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے اگرچہ دائمی وقت کے الفاظ ذکر نہیں کئے لیکن ہماری نیت یہی تھی کہ ہمیشہ کے لئے موصوفہ کو اختیار ہوگا بلکہ شوہر بھی کہتا ہے میری نیت ہمیشہ کے لئے اختیار دینا تھا اُن سے گزارش ہے کہ صرف نیت کر لینے سے دائمی وقت کے لئے تفویض کا مراد ہونا شرعاً باطل اور غیر معتبر ہے۔ نیز یہ بھی غلط فہمی ہوتی ہے کہ تفویض طلاق میں یہ سمجھ لیا جائے کہ فارم کے کالم نمبر ۱۸ کے جواب میں صرف ''ہاں دیا'' لکھ دینے سے عورت کو طلاق بائن کا اختیار حاصل ہو جاتا ہے حالانکہ بائن طلاق کا اختیار اس وقت ہوتا ہے جب تفویض بھی طلاق بائن کی ہو یا کنائی طلاق کی ہو ورنہ صریح طلاق کے ساتھ تفویض سے عورت کو صرف طلاق رجعی کا حق حاصل ہوتا ہے۔ طلاق بائن یا طلاق مغلظہ کا عورت کو اس وقت حق حاصل ہوگا جب صراحت کے ساتھ طلاق بائن یا کنائی الفاظ یا طلاق مغلظہ ثلاثہ کا تفویض کے الفاظ میں ذکر موجود ہو۔ کیونکہ فارم کے کالم نمبر ۱۸ کی سوالیہ عبارت میں طلاق صریح کا ذکر ہے لہٰذا ''ہاں دیا'' لکھنے یا کہنے سے طلاق رجعی کا اختیار ہوگا۔

نکاح خواں حضرات کے لئے خصوصی ہدایت:

مروج نکاح فارموں کے کالم نمبر ۱۸ کی سوالیہ عبارت کے جواب میں (ایجاب اور قبول سے نکاح منعقد ہو جانے کے بعد) اگر تفویض طلاق میں شوہر دلہن کا مطالبہ تسلیم کرتا ہے تو شوہر سے درج ذیل عبارت لکھوائیں یا دستخط کروائیں۔ ''ہاں! شوہر اپنی منکوحہ فلانہ بنت فلاں کو طلاق بائن کا حق تفویض کرتا ہے منکوحہ جب چاہے طلاق بائن لے سکتی ہے۔'' اور اگر تفویض مشروط ہو تو یوں عبارت ہونی چاہئے مثلاً ''ہاں! نان ونفقہ نہ دینے یا مار پٹائی کی حالت کے بعد شوہر اپنی منکوحہ فلانہ بنت فلاں کو طلاق بائن کا حق تفویض کرتا ہے منکوحہ عدم ادائیگی نان ونفقہ یا مار پٹائی کی حالت کے بعد جب چاہے طلاق بائن حاصل کر سکتی ہے۔''

کسی سر زمین پر ایک حد کے نفاذ کی برکت وہاں چالیس روز نازل ہونے والی بارش کی برکت سے بہتر ہے

● ہم نے طلاق کی تفویض کے وقت بائن طلاق کے لکھنے کا مشورہ دیا ہے اور رجعی اور مغلظہ تین طلاق کے لکھنے کا مشورہ نہیں دیا کیونکہ بائن طلاق سے نکاح ختم ہو جاتا ہے اس سے بیوی کو فائدہ ہوگا کہ وہ آزاد ہو جائے گی اور پھر صلح ہو سکے گی۔ اور رجعی طلاق سے یعنی ایک یا دو صریح طلاق سے عدت تک نکاح ختم نہیں ہوگا اگر شوہر عدت میں رجوع کرلے تو نکاح باقی رہے گا اس میں بیوی کو کوئی فائدہ نہیں وہ آزاد نہیں ہو سکے گی اور طلاق مغلظہ یعنی تین طلاق سے تجدید نکاح بغیر تحلیل شرعی بھی نہیں ہو سکتا اس سے دوبارہ مصالحت کا امکان مشکل ہو جاتا ہے اس لئے درمیانہ راستہ اختیار کیا جائے کہ ایسی تفویض ہونی چاہئے جس میں نکاح ختم ہو سکے اور تجدید نکاح سے دوبارہ صلح بھی ہو سکے۔ اور یہ تب ہوگا کہ طلاق بائن کی تفویض ہو اگر طلاق رجعی کی تفویض ہوگی تو بیوی کے طلاق اختیار کر لینے کے بعد عدت میں شوہر رجوع کرلے گا بیوی کا مقصد شوہر سے آزاد ہونا تھا وہ حاصل نہیں ہوگا اور اگر طلاق مغلظہ کی تفویض ہوگی تو اگر بیوی تین طلاق حسب تفویض اپنے اوپر واقع کر لے تو آئندہ بغیر تحلیل شرعی دوبارہ نکاح بھی نہیں ہو سکے گا۔ حالانکہ بعض حالات میں زوجین دوبارہ صلح کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اس لئے نکاح خواں حضرات کیلئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ نکاح فارم کے کالم نمبر ۱۸ کے جواب میں شوہر سے طلاق بائن کی تفویض لکھوائیں اور ساتھ ہی ''بیوی جب چاہے طلاق واقع کر لے'' جیسی عبارت ضرور لکھوائیں کیونکہ بیوی کو ''جب چاہے'' کی عبارت کے بغیر طلاق کا اختیار صرف تفویض طلاق کے علم ہو جانے کی پہلی مجلس میں ہوگا بعد میں اختیار نہیں رہے گا۔ حالانکہ دلہن اور اس کے وارث تفویض کا مطالبہ اسلئے کر رہے تھے کہ نامساعد حالات میں بیوی کی گلو خلاصی ہو سکے لیکن جب چاہے جیسے لفظوں کے نہ ہونے سے وہ گلو خلاصی حاصل نہیں کر سکے گی۔

لہذا نکاح خواں حضرات کے لئے مناسب ہے کہ وہ شوہر سے نکاح فارم کے کالم نمبر ۱۸ کے جواب میں خطبہ اور ایجاب وقبول ہو جانے کے بعد درج ذیل عبارت یا اس جیسی کوئی عبارت لکھوائیں یا کہلوائیں کہ میں فلاں ابن فلاں نے اپنی بیوی مسماۃ فلانہ بنت فلاں کو ہمیشہ کے لئے طلاق بائن کا مالک بنا دیا ہے میری بیوی جب چاہے طلاق بائن اختیار کر کے آزاد ہو جائے۔ تفویض اگر مذکورہ الفاظ کے ساتھ ہوگی تو بیوی نامساعد حالات میں جب چاہے گی طلاق بائن اختیار کر کے شوہر سے آزاد ہو جائے گی اور اگر دوبارہ ازدواجی زندگی گزارنے کے لئے مصالحت ہوگئی ہے تو بغیر تحلیل شرعی عدت میں یا عدت کے بعد سابق شوہر سے کم از کم دو مرد گواہوں یا ایک مرد اور دو عورتوں

کی موجودگی میں ایجاب وقبول سے نکاح کر لینے کے بعد فریقین میاں اور بیوی کی حیثیت سے زندگی کا سفر جاری رکھ سکیں گے۔

- اگر طلاق کی تفویض مشروط اور معلق بالشرط کرانا مقصود ہو تو شرط کے ذکر کے ساتھ طلاق بائن کا ذکر ہونا چاہئے اور دائمی وقت کا مذکور ہونا یا ملفوظ ہونا ضروری ہے مثلاً لکھا جائے اگر میں فلاں ابن فلاں نے اپنی مسماۃ فلانہ بنت فلانہ کو زدوکوب کیا تو میری بیوی کو ہمیشہ کے لئے طلاق بائن لینے کا حق ہوگا۔
- مسئلہ: تفویض غیر مشروط مطلق/غیر مؤقت میں اگر بیوی اسی تفویض کی مجلس میں شوہر کو اختیار کر کے طلاق کا حاصل شدہ حق رد کر دے تو دوبارہ اسی مجلس میں بھی اسکو طلاق کا حق نہیں رہیگا۔
- تفویض مشروط یا معلق بالشرط غیر مؤقت سے مراد یہ ہے کہ تفویض کے الفاظ میں تفویض کو کسی شرط کے ساتھ معلق کیا گیا ہو اور اس تفویض میں زمانے کا ذکر نہ ہو مثلاً شوہر بیوی سے کہتا ہے اگر میں نے تجھے مارا تو تجھے طلاق بائن کا اختیار ہوگا یا اس طرح کہتا ہے کہ اگر میں نے تیرے بعد دوسرا نکاح کیا تو تجھے طلاق بائن کا اختیار ہوگا۔
- تفویض مشروط یا معلق بالشرط غیر مؤقت کا حکم یہ ہے کہ شرط کے پائے جانے کے وقت کی مجلس میں بیوی کو طلاق حاصل کر کے آزاد ہونے کا اختیار ہوگا۔ مجلس کے بدل جانے یا ختم ہونے کے بعد اختیار نہیں ہوگا۔ کیونکہ تفویض مشروط جس میں وقت کا ذکر نہ ہو شرط کے پائے جانے کے وقت مرسل اور غیر مشروط تفویض کے حکم میں ہوتی ہے۔

مثلاً مذکورہ مثالوں سے پہلی مثال میں شوہر کے مارنے کی مجلس میں عورت کو طلاق لے کر آزاد ہونے کا اختیار حاصل ہوگا۔ اگر مضروب ہونے کی مجلس میں بیوی نے طلاق نہیں لی تو اس کا اختیار ختم ہوگیا۔ اسے دوسری مجلس میں طلاق لینے کا اختیار نہیں ہوگا۔ دوسری مثال میں دوسرا نکاح کرنے کے وقت کی مجلس میں یا دوسرے نکاح کا علم ہو جانے کی مجلس میں پہلی بیوی کو آزاد ہونے کا اختیار حاصل ہوگا اس مجلس کے بعد اختیار ختم ہو جائے گا۔ کیونکہ مشروط تفویض میں جب وقت کا ذکر نہ ہو تو وجود شرط کے وقت ہی تملیک اور تفویض ہوتی ہے لہٰذا وجود شرط کی مجلس کا اعتبار ہوتا ہے۔ اور بیوی کو وجود شرط کی مجلس میں تفویض کا علم ہو جائے یا شرط کے موجود ہونے کے بعد کسی دوسری مجلس میں بیوی کو مشروط تفویض اور شرط کے موجود ہونے کا علم ہو جائے تو علم ہو جانے کی مجلس میں بیوی کو

طلاق کا اختیار ہوگا۔

● تفویض مشروط یا معلق بالشرط مؤقت سے مراد یہ ہے کہ تفویض کے الفاظ میں تفویض کو کسی شرط کے ساتھ مقید کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ کسی وقت معین یا دائمی کا بھی ذکر ہو، وقت معین کی مثال جیسے شوہر بیوی سے کہتا ہے اگر میری طرف سے تجھے تکلیف پہنچی تو تجھے ایک ماہ تک طلاق بائن کا اختیار ہوگا اور وقت غیر معین دائمی کی مثال جیسے کوئی شخص بیوی سے کہتا ہے اگر میں نے تیرے علاوہ دوسری بیوی رکھی تو جب چاہے طلاق بائن لے لینا۔ وقت معین اور غیر معین کی تقسیم کی وجہ سے تفویض معلق بالشرط مؤقت کے دو قسم ہو گئے تفویض معلق مؤقت بالوقت المعین اور بالوقت الغیر المعین جس کا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے۔

فائدہ: تفویض مؤقت جس میں وقت کا ذکر ہو مطلق ہو یعنی جس میں وقت کے سوا کسی دوسری شرط کا ذکر نہ ہو یا معلق بالشرط ہو دونوں صورتوں میں بیوی کو ذکر شدہ وقت میں آزاد ہونے کا اختیار ہوگا اگر دائمی وقت مذکور ہوگا تو انتہائے وقت تک اختیار رہے گا اور اگر دائمی وقت مذکور نہیں ہوگا تو وقت کے شروع ہونے کے پہلے حصہ میں اختیار ہوگا بعد میں اختیار ختم ہو جائے گا۔

مثلاً کسی نے کہا تجھے طلاق کا اس دن میں اختیار ہوگا جس دن زید گھر آئے گا یہاں دن سے مراد مطلق وقت دن اور رات کو شامل ہے لہٰذا جس دن یا رات زید واپس آیا اس وقت کی پہلی جزء میں عورت کو طلاق کا اختیار ہوگا بعد میں اختیار نہیں رہے گا کیونکہ دن سے مراد استیعاب اور پورا وقت مراد نہیں ہے۔ (عالمگیری)

لغت عرب کے عرف کے مطابق اگر زمانہ اور وقت حرف "فی" کا مدخول ہو اور فعل کے حق میں وقت متجزی ہو سکتا ہو تو زمانہ اور وقت سے وقت کا ایک مبہم غیر معین جزء مراد ہوتا ہے۔ استیعاب اور کل وقت مراد نہیں ہوتا اور اگر زمانہ اور وقت کا استعمال حرف "فــی" کے بغیر ہو تو وقت سے کل وقت اور استیعاب مراد ہوتا ہے۔ مثلاً واللہ لا صومن عمری (ترجمہ) اللہ کی قسم عمر بھر روزہ رکھوں گا۔ اور واللہ لاصومن فی عمری (ترجمہ) اللہ کی قسم اپنی عمر میں روزہ رکھوں گا۔ اور ان صمت شھرا فَعَبْدِیْ حر (ترجمہ) اگر میں نے پورا مہینہ روزہ رکھا میرا عبد آزاد ہوگا۔ اور ان صمت فی ھذا الشھر فعبدی حر (ترجمہ) اگر میں نے اس مہینہ میں روزہ رکھا تو میرا عبد آزاد

ہوگا۔ میں ہے واللہ لا صومن عمری سے کل عمر مراد ہے کیونکہ حرف فی مذکور نہیں ہے۔ اگر ساری عمر روزے نہیں رکھے گا تو حانث ہو جائے گا اور فی عمری میں حرف فی مذکور ہے اس لئے عمر کے کسی حصہ میں روزہ رکھنے سے حالف قسم سے بری ہو جائے گا اسی طرح ان صمت شھرا میں پورا مہینہ مراد ہے اور ان صمت فی ھذا الشھر میں ایک دن روزہ رکھنے سے عبد آزاد ہو جائے گا۔ اسی طرح سرت فرسخا (ترجمہ) ایک فرسخ چلا اور سرت فی فرسخ (ترجمہ) میں ایک فرسخ میں چلا میں فرق ہے پہلی صورت میں استیعاب اور کل فرسخ مراد ہے کیونکہ حرف فی مذکور نہیں ہے اور دوسری صورت میں فرسخ کا کوئی ایک جزء مراد ہے کیونکہ اس میں حرف فی مذکور ہے۔ چونکہ طلاق اور تفویض طلاق کے حق میں زمانہ متجزی ہوتا ہے اس لئے طلاق اور تفویض طلاق میں اگر وقت کا ذکر حرف فی کے بغیر ہے تو کل زمانہ بالاستیعاب مراد ہوگا اور اگر حرف فی کا مدخول ہے تو وقت کی کوئی ایک جزء مراد ہوگی اسی ضابطہ کی بنیاد پر عالمگیری کی عبارت ملاحظہ ہو:

ان کان امرک بیدک یوماً او شھراً او سنة او قال الیوم او الشھر او السنة او قال ھذا الیوم او ھذا الشھر او ھذا السنة لا یتقید بالمجلس ولھا الامر فی الوقت کلہ (عالمگیری مکتبہ ماجدیہ، ۳۹۲/۱)

ترجمہ: اگر شوہر نے بیوی سے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے ایک دن یا ایک ماہ یا ایک سال یا یوں کہا اس دن یا اس ماہ یا اس سال تو یہ تفویض مجلس کے ساتھ مقید نہیں ہوگی اور بیوی کے لئے سارے وقت میں اختیار ہے مذکورۃ عبارت میں دن یا مہینہ یا سال کے ذکر میں حرف فی کا واسطہ نہیں ہے۔ اس لئے کل وقت مراد ہے۔

پھر فرمایا:

ولو قال امرک بیدک فی ھذا الیوم فھو علی مجلسھا وھو صحیح موافق لقولہ انت طالق غدا او انت طالق فی الغد کذا فی محیط السرخسی (ص ۳۹۳/۱)

ترجمہ: اور اگر شوہر نے بیوی سے کہا تیرا امر اس دن میں تیرے ہاتھ ہے پس یہ عورت کی مجلس پر منحصر ہوگا اور یہی صحیح اور موافق ہے اس کے قول انت طالق غداً اور انت طالق فی الغد کے اسی طرح امام سرخسی کی محیط ہیں۔

چونکہ مذکورہ عبارت میں زمانے کا استعمال فی کے واسطہ سے ہے اس لئے یہاں کل وقت مراد نہیں ہوگا بلکہ دن کا کوئی ایک حصہ مراد ہوگا اور تفویض کے لئے علم کی پہلی مجلس ہی معین ہوگی اور طلاق حاصل کرنے کا اختیار اسی مجلس علم تک ہوگا۔

- اگر بالفرض تفویض میں شرط کے طور پر زمانہ ذکر کیا جائے مثلاً کہا جائے:

اذا جاء الغد فامرک بیدک یا اذا جاء شعبان فامرک بیدک.

ترجمہ: جب کل ہوگی تیرا امر تیرے ہاتھ ہوگا یا جب شعبان آئے گا تیرا امر تیرے ہاتھ ہوگا۔

ایسی تفویض کو بھی معلق بالشرط اور مؤقت کہہ سکتے ہیں یہاں بھی مفتی بہ قول کے مطابق غد اور شعبان کی پہلی جزء میں خیار ہوگا غد کی آخری جزء اور شعبان کی آخر جزء تک اختیار باقی نہیں رہے گا اگر مخیّرۃ نے ذکر شدہ زمانہ کی پہلی جزء میں طلاق واقع کر لی تو طلاق واقع ہو جائے گی بعد میں واقع نہیں ہوگی اسی طرح انت طالق غدا میں صبح ہوتے ہی پہلی جزء میں طلاق واقع ہو جائے گی یہی قول مختار ہے۔

- اگر بالفرض تفویض میں زمانے کی انتہاء کا ذکر ہو تفویض مشروط ہو یا غیر مشروط ہو زمانے کی انتہاء تک مخیّرۃ کو طلاق حاصل کرنے کا حق ہوگا مثلاً شوہر کہتا ہے **امرک بیدک الی ثلثة ایام** (ترجمہ) تیرا امر تیرے ہاتھ تین دن تک ہے تو بیوی کو تین دن تک طلاق حاصل کرنے کا اختیار ہوگا۔

تنبیہ: حرف الی کا مدخول کبھی خارج ہوتا ہے اور کبھی داخل اس لئے ہر زبان میں اسی زبان کا عرف مراد ہوگا مثلاً اگر کوئی شخص بیوی سے کہتا ہے تجھے طلاق کا اختیار دیتا ہوں آج رات تک تو رات خارج ہوگی اختیار صرف دن میں ہوگا اگر کوئی شخص رمضان میں کہتا ہے تجھے طلاق کا اختیار ہے عید تک۔ تو عید کا دن خارج ہوگا عید کے دن سے پہلے ایام میں اختیار ہوگا اگر عرف اسی طرح ہے۔ اگر عرف بالعکس ہے تو حکم بالعکس ہوگا۔

- اگر تفویض مشروط یا غیر مشروط میں کل وقت اور دائمی تفویض کا ذکر ہو جس کو ہم نے تفویض مؤقت عام کا نام دیا ہے ایسی صورت میں مخیّرۃ کو ہمیشہ طلاق حاصل کرنے کا اختیار ہوگا مشروط تفویض میں وجود شرط کے وقت دائمی اختیار رہوگا اور غیر مشروط میں ہر وقت دائمی اختیار ہوگا مثلاً تفویض مشروط میں شوہر کہتا ہے **اذا مرض زید فامرک بیدک متی شئت** (ترجمہ) جب زید

مریض ہوگا تیرا امر تیرے ہاتھ ہوگا جب تو چاہے یہاں حالت مرض کے جمیع اوقات میں مخیّرہ کو اختیار حاصل ہوگا اور تفویض غیر مشروط میں اگر شوہر کہتا ہے امرک بیدک متی شئتِ تو اس میں ہمیشہ موصوفہ کو اختیار حاصل رہے گا۔

فائدہ: تفویض مؤقت میں اگر پورا وقت مراد ہو اور عورت حاصل کردہ اختیار کو وقت ختم ہونے سے پہلے رد کردے یہ کہ شوہر کو اختیار کرلے اور طلاق کو رد کردے تو پھر انتہاء وقت تک دوبارہ بیوی کو طلاق حاصل کرنے کا اختیار نہیں رہے گا۔ (عالمگیری)

مثلاً شوہر نے ایک ماہ تک بیوی کو طلاق سے آزاد ہونے کا حق تفویض کیا تھا لیکن دوسرے تیسرے دن بیوی کہتی ہے میں طلاق کے اختیار کو رد کرتی ہوں اور شوہر کو اختیار کرتی ہوں تو طلاق کا اختیار مردود اور ختم ہوجائے گا مسماۃ کو دوبارہ ایک ماہ کے اندر طلاق لینے کا حق باقی نہیں رہے گا اور اسی طرح اگر تفویض میں وقت کا ذکر نہیں تھا یا وقت سے مراد پورا وقت مراد نہیں تھا اور عورت نے مجلس اختیار میں اختیار کو رد کردیا اور کہہ دیا میں طلاق کا حق واپس کرتی ہوں اور شوہر کو اختیار کرتی ہوں تو بیوی کو دوبارہ طلاق کا حق نہیں رہے گا۔ (شامی)

تفویض کے ضروری مسائل

مسئلہ: ایک شخص نے بیوی سے کہا اگر میں نے تیرا نفقہ تجھے اس ماہ نہ بھیجا تو تجھے طلاق بائن کا اختیار ہوگا۔ شوہر نے اسی ماہ کسی آدمی کے ہاتھ بیوی کو نفقہ بھیجا لیکن نفقہ پہنچنے سے پہلے لے کر جانے والے آدمی کے ہاتھ سے وہ نفقہ ضائع ہوگیا تو بیوی کو طلاق کا اختیار حاصل نہیں ہوگا کیونکہ شوہر نے حسب وعدہ نفقہ بھیج دیا تھا۔

مسئلہ: اگر بیوی کو خوف ہے کہ میرا شوہر نکاح ہوجانے کے بعد طلاق کا اختیار نہیں دے گا تو بیوی ایجاب کے لفظوں سے اس طرح ابتداء کرے کہ میں نے بمعاوضہ مہر مبلغ اتنا اتنا تجھ سے نکاح کیا اس شرط کے ساتھ کہ مجھے اپنے نفس کو طلاق بائن دینے کا حق ہوگا جب میں چاہوں گی اپنے نفس کو طلاق بائن دے کر آزاد ہوجاؤں گی۔ شوہر کہے میں نے یہ نکاح بمع شرائط قبول کیا۔ اگر لڑکی کے نکاح کا وکیل ایجاب کے لفظ کہہ رہا ہے تو وکیل کہے میں نے

اپنی مؤکلہ فلانہ بنت فلاں کا نکاح بمعاوضہ مہر مبلغ اتنا اتنا تجھ سے کر دیا اس شرط کے ساتھ کے میری مؤکلہ کو اپنے نفس کو جب چاہے طلاق بائن دینے کا حق ہوگا۔ شوہر کہے میں نے یہ نکاح بمع شرائط قبول کیا۔ درج بالا الفاظ کے ساتھ ایجاب و قبول کرنے سے بیوی کو ہمیشہ کے لئے آزاد ہونے کا حق حاصل ہو جائے گا۔ اگر انہی الفاظ سے شوہر ایجاب کی ابتداء کرے اور بیوی قبول کرے تو بیوی کو طلاق کا اختیار حاصل نہ ہوگا۔ اس کی وجہ ہم بیان کر چکے ہیں۔

فائدہ: تحلیل شرعی میں مبتلی خاتون ذکر کردہ طریقہ سے زوج ثانی کے ساتھ نکاح کر لینے کے بعد محلل (زوج ثانی) سے اس کی رضا کے بغیر آزاد ہو سکتی ہے۔ یعنی مذکورہ شرط کے ساتھ ایجاب کی ابتداء اگر لڑکی کی جانب سے ہو۔

مسئلہ: تفویض طلاق میں شوہر کی جانب سے طلاق کی تملیک ہوتی ہے لیکن یہ تملیک دیگر تملیکات سے بعض وجوہ سے مختلف ہے۔ اول یہ کہ اگر بیوی مجلس تفویض سے غائب ہو تو مجلس کے ختم ہونے سے تملیک ختم نہیں ہوتی بلکہ بیوی کو جس مجلس میں تفویض کا علم حاصل ہوگا اس مجلس میں بیوی کو طلاق کا اختیار ہوگا۔ لیکن بیع و شرائط کی وجہ سے تملیک اور دیگر تملیکات میں مجلس ختم ہوتے ہی تملیک منسوخ اور ختم ہو جاتی ہیں۔ مثلاً اگر خریدار نے مجلس ختم ہونے کے بعد قبول کیا تو بیع منعقد نہیں ہوگی۔ دوم طلاق کی تملیک میں بیوی کی جانب سے قبول کرنا شرط نہیں ہے بلکہ شوہر کی تفویض سے تملیک مکمل ہو جائے گی طَلِّقِیْ نَفْسَکِ کے جواب میں بیوی کا قَبِلْتُ کہنا ضروری نہیں ہے۔ جبکہ دیگر تملیکات میں ایسا نہیں ہوتا، دوسرے فریق کا قبول کرنا شرط ہوتا ہے۔

مسئلہ: تفویض میں چونکہ شوہر کی جانب سے تملیک مکمل ہو جاتی ہے فریق ثانی یا بیوی قبول کرے یا نہ کرے اور معنی اور مفہوم کے اعتبار سے تفویض میں تملیک کے علاوہ شرط کے ساتھ تعلیق بھی ہوتی ہے کہ اگر تو چاہے تو طلاق کو اختیار کر لے۔ گویا تفویض کی عبارت میں تملیک اور تعلیق دونوں موجود ہوتی ہیں۔ اس لئے تملیک کے اعتبار سے تفویض مجلس تفویض یا مجلس علم تک محدود ہوگی اور تعلیق کے اعتبار سے تملیک سے رجوع نہیں ہو سکے گا کیونکہ تعلیقات میں رجوع نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا وہ تفویض طلاق جس میں وقت کا ذکر نہ ہو اس میں مجلس تک

عورت کو اختیار ہوگا اور شوہر تفویض سے رجوع نہیں کر سکے گا یعنی الفاظ واپس لینے سے تفویض باطل نہیں ہوگی۔ بلکہ تفویض قائم اور باقی رہے گی۔

مسئلہ: اگر تفویض کے الفاظ مثلاً تو اپنے نفس کو طلاق دے کی عبارت مشیت اور ارادہ اور محبت اور رضا جیسے الفاظ کے ساتھ اذا یا اذا ما یامتی شئتِ وغیرہ کا ذکر ہو تو ان میں دوام اور عموم وقت مراد ہوتا ہے مثلاً جب تو چاہے، جب تیرا ارادہ ہو طلاق لینے کا تجھے اختیار ہوگا۔ جب تو پسند کرے، جب تیری رضا ہو، میں بیوی کو ہمیشہ کے لئے طلاق لینے کا اختیار حاصل ہو جائے گا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: تملیک اور توکیل میں ایک فرق یہ ہوتا ہے کہ اگر شوہر اپنی بیوی کو طلاق تفویض کرے تو یہ ہمیشہ تملیک ہوگی توکیل نہیں ہوگی۔ کیونکہ تفویض کے بعد بیوی اپنے لئے طلاق میں تصرف کی مالکہ ہو جاتی ہے اپنے لئے وکیل نہیں بن سکتی، وکیل وہ ہوتا ہے جو دوسرے کے لئے دوسرے کی اجازت سے تصرف کرے، اپنے لئے عمل نہ کرے اور اگر شوہر بیوی کے علاوہ کسی دوسرے آدمی کو اپنی بیوی کی طلاق کا حق تفویض کرتا ہے اور تفویض کی عبارت میں جب تو چاہے جیسی عموم پر دلالت کرنے والی عبارت ذکر نہیں کرتا تو یہ توکیل ہوگی کیونکہ وکیل وہ شخص ہوتا ہے جو دوسرے کے لئے دوسرے کی اجازت سے کام کرے اپنے لئے نہ کرے۔ ایسا اجنبی آدمی ہی ہوسکتا ہے۔ لہٰذا اجنبی آدمی وکیل ہوسکتا ہے اور بیوی اپنی طلاق کی تفویض میں وکیل نہیں ہوسکتی۔ (بحر)

مسئلہ: تملیک یعنی تفویض اور توکیل میں چار وجہ سے فرق کیا جاتا ہے اول تملیک اور تفویض جس میں وقت کا ذکر نہ ہو تفویض کی مجلس کے ساتھ مقید ہوتی ہے اور توکیل وکیل بنانے کی مجلس کے ساتھ مقید نہیں ہوتی۔ دوم تملیک سے رجوع نہیں ہوسکتا اور توکیل میں رجوع ہوسکتا ہے سوم تملیک میں مالک بنانے والا عزل کا حق نہیں رکھتا اور توکیل☆ میں مؤکل وکیل کو معزول کرسکتا ہے، چہارم تملیک شوہر کے جنون سے باطل نہیں ہوتی اور توکیل مؤکل کے جنون سے باطل ہو جاتی ہے۔

مسئلہ: اگر شوہر کسی آدمی کو کہتا ہے میری بیوی کو طلاق دے دے تو یہ توکیل ہے اور شوہر اس میں رجوع کرسکتا ہے مثلاً وکیل کی جانب طلاق دینے سے پہلے مؤکل اور شوہر کہہ دے میں نے

☆ ماجاز لعذر بطل بزوالہ ☆ جس کا استعمال عذر کی وجہ سے جائز ہو عذر ختم ہوتے ہی جواز بھی ختم ہو جائے گا

وکیل سے طلاق کی وکالت واپس لے لی۔ تو وکالت منسوخ ہو جائے گی۔ لیکن تفویض میں رجوع کر کے تفویض شدہ حق طلاق کو منسوخ نہیں کیا جا سکتا اور توکیل مجلس کے ساتھ مقید نہیں ہوگی۔ وکیل بنانے کی مجلس کے بعد بھی وکیل طلاق دے سکے گا۔ لیکن اگر تو چاہے کی عبارت طلاق کے ساتھ لگا کر شوہر اجنبی آدمی کو یوں کہتا ہے کہ میری بیوی کو طلاق دے دے اگر تو چاہے تو یہ تملیک ہو جائے گی اب شوہر رجوع نہیں کر سکتا۔ اور تفویض کی مجلس کے ساتھ یہ تملیک مقید ہوگی کیونکہ وکیل کو اپنی مشیت اور ارادہ سے کسی چیز میں تصرف کرنے کا حق دینا تملیک کہلاتا ہے۔ لہٰذا اجنبی بھی طلاق کا مالک ہو جائے گا۔ (بحر) گویا شوہر کی جانب سے اجنبی طلاق دینے کا مالک بھی ہوسکتا ہے اور وکیل بھی ہوسکتا ہے لیکن بیوی صرف اپنی طلاق کی مالکہ بن سکتی ہے وکیل نہیں بن سکتی۔

مسئلہ: اگر شوہر نے بیوی کو طلاق بائن تفویض کی لیکن بیوی نے طلاق رجعی لے لی تو طلاق بائن واقع ہوگی اور اگر شوہر نے طلاق رجعی تفویض کی لیکن بیوی نے بائن لے لی تو طلاق رجعی واقع ہوگی کیونکہ شوہر جس طلاق کا بیوی کو مالک بنا رہا ہے وہی واقع ہوگی اگرچہ بیوی نے اس کا عکس کیا۔ (بحر)

مسئلہ: اگر بیوی سے کہا تجھے ایک طلاق کا اختیار ہے بیوی نے تین طلاق لے لیں یا بیوی سے کہا تجھے تین طلاق کا اختیار ہے بیوی کہتی ہے میں نے ایک ہزار طلاق لے لی تو طلاق واقع نہیں ہوگی۔ کیونکہ تملیک کا ضابطہ یہ ہے کہ اگر مامور آمر کے اصل حکم میں سے اختلاف کرے تو مامور کا تصرف نافذ نہیں ہوتا اور اگر وصف میں اختلاف کرے تو تصرف نافذ ہو جاتا ہے اور وصف لغو ہو جاتی ہے۔ (بحر) پہلے مسئلہ طلاق رجعی اور بائن میں وصف کا اختلاف تھا اور دوسرے مسئلہ میں آمر اور مامور کا اصل حکم میں اختلاف ہے۔

مسئلہ: اگر شوہر بیوی سے کہے تجھے طلاق کا اختیار ہے جتنی مرتبہ چاہے تو خود کو طلاق دے سکے گی تو بیوی تین مجالس میں تین مرتبہ تین طلاق الگ الگ کر کے لے سکتی ہے اور اگر شوہر کہے تجھے طلاق کا اختیار ہے جب چاہے تو طلاق لے سکتی ہے تو صرف ایک طلاق لے سکے گی۔ (بحر)

مسئلہ: اگر شوہر سے بندوق کی نوک پر جبراً لکھوایا گیا کہ اس کی بیوی کو طلاق ہے یا اس کی بیوی کو

طلاق کا اختیار ہے، شوہر نے مجبور ہو کر لکھ دیا یا دستخط کر دیئے لیکن زبان سے نہیں کہا اور طلاق اور تفویض کی نیت نہیں کی تو بیوی کو طلاق واقع نہیں ہوگی اور نہ ہی اس کو طلاق کا اختیار ہوگا کیونکہ جبری طلاق اور تفویض کی کتابت سے طلاق اور تفویض واقع اور نافذ نہیں ہوتیں۔

مسئلہ: نکاح ہونے سے پہلے ایک عورت سے کہا اگر میں تجھ سے نکاح کروں یا تیرا مالک بنوں تو تجھے طلاق کا اختیار ہوگا پھر نکاح کر لیا تو عورت کو نکاح ہو جانے کے بعد طلاق کا اختیار ہوگا کیونکہ طلاق یا تفویض کی اضافت نکاح یا ملک کی طرف ہو تو تعلیق معتبر ہوتی ہے۔

مسئلہ: اجنبیہ سے کہا اگر میں نے کسی دوسری عورت سے نکاح کیا تو تجھے طلاق کا اختیار ہوگا تو یہ تفویض نہیں ہوئی کیونکہ یہاں تفویض کی نسبت نکاح یا ملک نکاح کی طرف نہیں۔

(بہارِ شریعت)

الحاصل: تفویض طلاق کا صحیح طریقہ جو کہ عورت کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ ایجاب و قبول شرعی سے نکاح منعقد ہو جانے کے بعد طلاق بائن غیر مغلظہ کی تفویض کا شوہر انشاء کرے اور تفویض کے الفاظ میں عموم وقت پر دلالت کرنے والے الفاظ کا ذکر بھی ہو۔ مثلاً تفویض کے الفاظ کے بعد "میری بیوی جب چاہے خود کو طلاق دے دے" وغیرھا۔ الفاظ کا اضافہ کرے مثلاً نکاح ہو جانے کے بعد شوہر کہے میں نے اپنی بیوی فلانہ بنت فلاں کو طلاق بائن کا حق تفویض کیا وہ جب چاہے خود کو طلاق دے دے۔ اور اگر شوہر مشروط تفویض کا حق دینا چاہتا ہے تو اس شرط کا ذکر کیا جائے جو مطلوب ہے۔ مثلاً شوہر نکاح ہو جانے کے بعد کہے اگر میں نے اپنی بیوی فلانہ بنت فلاں کو مارا تو اس کو طلاق بائن کا اختیار ہوگا جب چاہے خود کو طلاق دے کر آزاد ہو جائے۔

مسئلہ: طلاق مشروط میں اگر وقت کا ذکر نہ ہو تو شرط کے پائے جانے کی صرف پہلی مجلس میں بیوی کو طلاق کا اختیار ہوگا۔ مجلس کے ختم ہونے کے بعد اختیار ختم ہو جائے گا مثلاً شوہر نے کہا اگر میں نے بیوی کو مارا تو بیوی کو طلاق کا اختیار ہوگا پھر ایک دن بیوی کو مارا تو بیوی کو اُسی مجلس ضرب کی انتہاء تک طلاق کا اختیار ہوگا جب وہ مجلس ختم ہوئی اختیار باقی نہیں رہے گا۔ دوبارہ مارنے کے وقت بھی اختیار نہیں ہوگا اس لئے دائمی اختیار کے لئے مشروط تفویض ہو

یا غیر مشروط جب چاہے یا ہمیشہ یا تازندگی جیسے الفاظ کا ذکر ہونا چاہئے۔ (عالمگیری)

نکاح خوان کی جانب سے شوہر کو مذکورہ الفاظ کہلوانے اور اقرار کرانے کے بعد نکاح فارم کے کالم نمبر ۱۸ کے جواب میں کہلوائے گئے الفاظ لکھ دیئے جائیں اور بہتر یہ ہے کہ ان کے ساتھ دستخط بھی کرا دیئے جائیں تا کہ انکار کی گنجائش نہ رہے۔

مسئلہ: بالفرض شوہر بیوی کو دیئے گئے دائمی یا مؤقت اختیار کو ختم کرانا چاہتا ہے تو اُسے چاہئے بیوی سے ایک مرتبہ کہلوائے کہ میں شوہر کو اختیار کرتی ہوں طلاق نہیں چاہتی تو اس کے بعد بیوی کو اپنے نفس کو طلاق دینے کا اختیار نہیں رہے گا۔ یہی طرفین کا قول ہے اور علامہ شامی نے اسی کو صحیح کہا ہے۔

بدائع الصنائع میں ہے

ولو قالت اخترت زوجی او قالت لا اختار الطلاق ذکر فی بعض المواضع ان علی قول ابی حنیفة ومحمد یخرج الامر من یدها فی جمیع الوقت حتی لا تملک ان تختار نفسها بعد ذالک و ان بقی الوقت الخ

(بدائع ۴/۲۵۲، مکتبہ عباس احمد باز مکہ مکرمہ)

ترجمہ: اگر بیوی نے کہا میں نے اپنے زوج کو اختیار کیا یا اس نے کہا میں طلاق اختیار نہیں کرتی (تو کتب فقہ میں) بعض جگہوں میں یہ مذکور ہے کہ امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے قول پر سارے وقتوں میں طلاق کا امر بیوی کے ہاتھ سے نکل جائے گا حتی کہ اس کے بعد اپنے نفس کو اختیار کرنے کی مالکہ نہیں رہے گی اگر چہ وقت باقی ہو۔

تفویض مؤقت کے دو قسم تھے مؤقت بوقت خاص اور مؤقت بوقت مطلق پہلے کی مثال جیسے امرک بیدک الی الشھر یعنی تیرا امر تیرے ہاتھ ہے ایک ماہ تک اور دوسرے کی مثال جیسے امرک بیدک متی شئت یعنی تیرا امر تیرے ہاتھ ہے جب تو چاہے ان دونوں صورتوں میں طرفین کا قول یہ ہے کہ اگر بیوی اوقات مذکورہ میں طلاق اختیار کرنے سے پہلے ایک مرتبہ کہتی ہے میں شوہر کو اختیار کرتی ہوں یا میں طلاق نہیں چاہتی تو اسے دوبارہ کسی وقت اپنے نفس کو اختیار کرنے کا حق نہیں رہے گا۔

بدائع میں تفویض کی تقسیم اس طرح کی گئی ہے یہ کہ تفویض منجز ہوگی یا معلق بالشرط ہوگی یا

☆ الاصل بقاء ماکان علی ماکان۔ بنیادی طور پر جو چیز جس حالت پر ہو اسی پر باقی رہتی ہے ☆

مضاف الی الوقت ہوگی۔ پھر تفویض منجز مطلق ہوگی یا مؤقت ہوگی پھر مؤقت دو قسم ہوگی۔ مؤقت بوقت خاص اور مؤقت بوقت عام/ یا مؤقت بوقت مطلق اور تفویض معلق بالشرط کے تین قسم ہوں گے معلق بالشرط غیر مؤقت/ یعنی معلق بالشرط مطلق یا معلق بالشرط مؤقت بوقت خاص اور مؤقت بوقت عام اور تفویض مضاف کی ایک ایک قسم ہے تفویض مضاف کی مثال جیسے امرک بیدک غدا یعنی تیرا امر تیرے ہاتھ ہوگا کل کے دن اس کا حکم یہ ہے غد اور کل کے دن میں صرف پہلی مجلس میں بیوی کو اختیار ہوگا سارا دن اختیار نہیں ہوگا۔ اور مؤقت بوقت عام کی مثال امرک بیدک متی شئت۔ یعنی تیرا امر تیرے ہاتھ ہے جب تو چاہے۔

واٰخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔

Muslim Hands

The Organisation to fight against poverty !

To Provide :

Education, Vocational Traninig, Housing, Medical-Care, Food Distribution, Safewater, Electricity, to needy and poor Muslims.

& To Look after the Orphans

148-164 Gregory Boulevard

Nottingham NG7 1BR U.K.

E.mail: contact@muslimhandsorg

کراچی میں دینی مکتبوں میں اک اور کا اضافہ

جناب مولانا محمد ابراہیم فیضی صاحب کا

مکتبہ فیض القرآن

جہاں تمام دینی کتب نقد و نقد ملتی ہیں

شاپ نمبر 12 قاسم سنٹر ۔ اردو بازار کراچی